© rasailojaraid.com

روز مرہ میں پیش کیا جائے۔

شکر کا مقام ہے کہ حضرت مخدوم کے فرزندان کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان کے ہاتھو
فریضہ ایک حد تک ادا ہونے لگا ہے۔ الحمد للہ کہ مکتوباتِ صدی کا مکمل ترجمہ ان دو جلد
میں سید شاہ محمد نعیم ندوی فردوسی کی تحقیق و مساعی سے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر قا
کرام کے ہاتھوں میں ہے۔

مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری سرزمینِ ہند کے پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے یورپی ہند لعیہ
بنگال و بہار میں اپنے مکتوبات و ملفوظات کے ذریعہ نیز اپنے مریدین کی وساطت سے ء
حدیث کی اشاعت و نشر میں نمایاں حصہ لیا، صحیحین کے علاوہ بقیہ صحاح ستہ نیز سنن بیہق
مجامیع حدیث سے لوگوں کو روشناس کیا، مخدوم صاحب کے مکتوبات صوبہ متحدہ شمالی ہ
لاہور اور پنجاب کے اہلِ علم میں بھی متداول رہے، اور ان کی صحیح اسلامی تعلیمات کا اثر ن
آپ کے وصال کے بعد سو سال کے محدود عرصہ میں ہند کے اس پوربی خطے میں فارسی ز
کی غالباً سب سے پہلی لغت کی کتاب شرف نامۂ یحییٰ منیری معرضِ وجود میں آئی۔

مکتوباتِ صدی کے نام سے ظاہر ہے کہ اس مجموعہ میں ایک سو خطوط تھے۔ ترجمہ کی پہلی
میں چالیس خطوط ہیں ان کا ترجمہ مرحوم سید شاہ نجم الدین احمد فردوسی کی کوششوں کا نتیجہ ہ
ان مکتوبات کو جمع کرنے والے حضرت مخدوم جہاں کے مرید زین بدر عربی تھے جن کا دیباچہ اور ش
کا مقدمہ جلد اوّل کی زینت ہے۔ ان خطوط کے مضامین کی فہرست شروع میں شامل ہے۔ توح
توبہ، ارادت، سلوک، ولایت نیز تصوّف کی حقیقت، طریقت، شریعت و طریقت، متابعتِ
رسولؐ، عبادت، طہارت اور ارکانِ اربعہ وغیرہ کی توضیح و تشریح ان خطوط میں دل نشین پیرا
میں کی گئی ہے۔ ترجمہ عام فہم صاف و شُستہ ہے۔

دوسری جلد میں بقیہ ساٹھ مکتوبات ہیں ان کا ترجمہ مرحوم سید شاہ الیاس نے ک
ہے۔ پیش لفظ میں ناشر شاہ محمد نعیم ندوی استاد شعبۂ اُردو جامعہ سندھ نے ان دونو
ترجموں کا ذکر بالتفصیل کیا ہے اور ان کے نشر کرنے، کتابت کرانے، نیز تصحیح کرنے کی
دشواریوں کا ذکر کیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس جلد میں ناشر نے ایک بسیط مقدمہ بھی تحریر کیا ہے، جس میں حضرت مخدوم جہاں کی سوانح حیات ان کی علمی خدمات اور تصنیفات کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ ملفوظات و مکتوبات کی تشریح بھی درج ہے۔

ان مکتوبات کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رقم طراز ہیں:

"اورا تصانیف عالی است۔ از جملہ تصانیف او مکتوبات مشہور و لطیف ترین تصانیف اوست، بسیارے از آداب طریقت و اسرارِ حقیقت در آں جا اندراج یافتہ۔"

ابوالفضل نے آئینِ اکبری (جلد ۲) میں ان مکتوبات کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار اس طرح کیا ہے:

"و فراوان تصانیف ازو یادگار ازان میان مکتوبات او در سر شکنی نفس آزمون دارد۔"

ان مکتوبات کے مضامین ایمان، ایمان کی صداقت، شرکِ خفی، معرفت، محبت، علاماتِ محبت، احکامِ عشق و محبت، اللہ تعالیٰ کی راہ، گفتار و رفتار، ہمت ارادت کی رغبت، مرید کے مراتب، مسلمانی کے حال، اچھے اخلاق، راہ دین، تقویٰ، صدق، حسنِ ظن، عالمِ آخرت، اسبابِ دنیوی، خدمت، عادات و اخلاق، خدمتِ دنیا، ترکِ دنیا، سعادت و شقاوت، عالمِ آخرت، اسرار قضا و قدر، خوف و رجا، روح، نفس، غفلت، علاجِ دل، لباس ملامت، سماع، خلقِ خدا، چلّہ، موت، وعدہ و وعید، دوزخ، بہشت وغیرہ کی تشریح پر مشتمل ہیں۔

مکتوبات کا ترجمہ صاف با محاورہ اور سلیس ہے۔ البتہ عربی عبارتوں کی کتابت اور ان کا کہیں کہیں ترجمہ، جیسا کہ آج کل کی اردو زبان کی مطبوعہ کتابوں کا عام حال ہے، صحت طلب ہے۔ مثلاً صفحہ ۵۷۰ پر ذیل کے دو عربی اشعار اس طرح درج ہیں:

لقد لسعت حیۃ الھوی کبدی   فلا طبیب لہا ولا راقی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الا الحبیب الذی شفقت بہ فعندہ رقیتی و تریاقی

ان کی صحیح شکل غالباً حسبِ ذیل ہے :

لسعت حیۃ الھویٰ کبدی فلا طبیب لھا ولا راقی

سوی الحبیب الذی شغفت بہ فعندہ رقیتی و تریاقی

"محبت کے سانپ نے میرے کلیجے کو ڈس لیا، اس کے لئے نہ کوئی طبیب نہ جھاڑ پھونک کرنے والا، اس محبوب کے سوا جس سے شفا حاصل ہو اس کے پاس میرا منتر اور تریاق ہے۔"

اُردو ترجمہ کی موجودگی میں عربی عبارتوں کا یہ نقص چنداں نقصان دہ نہ اسلامی ثقافت و تعلیمات کو فروغ دینے کے لئے ان مکتوبات کا ترجمہ اس دَ نہایت زریں کارنامہ ہے اور ان کی کتابت و طباعت کی خوبیوں کے پیشِ ناشر و طابع نیز وہ سارے حضرات جو ان کی اشاعت میں ممد و معاون رہے قابلِ تحسین و ستائش ہیں۔

اللہ تعالےٰ ان کی اس محنت کو قبولیت کا شرف بخشے، اور اہلِ اسلام علم کے لئے ان کو مشعلِ راہ بنائے۔ آمین۔

(محمد صغیر حسن معصومی

© rasailojaraid.com